Christ Before Pilate

byGordon H. Clark

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں ۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں ۔ ہم تصوروں کو ڈھادیتے ہیں ۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں ۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں ۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں ۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003جان ڈبلیو رونز پوسٹ آفس بکس نمبر 68یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون:4237430199۔فیکس۔4237432005

مسیح پیلاطس کے سامنے

منجانب گورڈن ایچ۔کلارک

ایڈیٹر کا نوٹ: جسے ڈاکٹر۔گورڈن ایچ کلارک نے وِتھن کالج پر (چیپل) گرجا کے خطاب ''مسیح پیلاطس کے سامنے'' کیطور پر دیا جب وہ 1940 کے شروع پر یہاں فلسفے کا ایسوسی ایٹ پروفیسر تھا۔اِس خطاب کو دوسروں کے ساتھ جن میں دیگر مقررین شامل تھے کی جانب سے مرتب کیا گیا اور کارل ایف۔ایچ۔ہنری کی جانب سے ترمیم کیا گیا، اور''صرف روٹی ہی سے نہیں'' کے عنوان کے تحت 1960 میں زونڈرروان کی جانب سے شائع کیا گیا: وِتھن کالج گرجا کا مباحثہ (مذاکرات)۔

اِس پر پیلاطس نے یسوع کو لیکر کوڑے لگوائے۔اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اُسکے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی۔اور اُس کے پاس آ آ کر کہنے لگے اے یہودیوں کے بادشاہ آداب اور اُس کے طمانچے بھی مارے۔ پیلاطس نے پھر باہر جا کر لوگوں سے کہا کہ دیکھو میں اُسے تمہارے پاس باہر لے آتا ہوں تا کہ تُم جانو کہ میں اُسکا کچھ جُرم نہیں پاتا۔یسوع کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا اور پیلاطس نے اُن سے کہا دیکھو یہ آدمی! جب سردار کاہن اور پیادوں نے اُسے دیکھا تو چلا کر کہا مصلوب کر مصلوب! پیلاطس نے اُن سے کہا کہ تُم ہی اِسے لیجاو اور مصلوب کرو کیونکہ میں اِس کا کچھ جُرم نہیں پاتا''۔یوحنا 19:1۔6

اِس چھوٹے اقتباس میں دو مرتبہ، پیلاطس، یسوع مسیح کے لیے ایسا کہتے ہوئے اپنی رائے کو بیان کرتا ہے کہ،''میں اُس میں کچھ جُرم نہیں پاتا۔'' دوسری

مرتب خیالات کا ربط مخصوص ہے۔ عبارت اس طرح پڑھی جاتی ہے، ''اُسے مصلوب کرو کیونکہ میں اس میں کچھ جرم نہیں پاتا۔'' سارے منطق کے ساتھ پیلاطس کو ایسا کہنا تھا کہ، ''اُسے چھوڑ دو، کیونکہ میں اُس میں کچھ جرم نہیں پاتا،'' لیکن استحکام اور قوتِ فیصلہ کو نظر انداز کرتے ہوئے، مسیح کی بیگناہی کا فیصلہ کیا اور اُسے قصوروار کے طور پر سزا سُنائی۔ قول محالہ آزمائش کو مدعو کرتا ہے۔

سردار کاہنوں اور عہدیداران نے یسوع کے خلاف کفر بولنے اور بغاوت کے پُرشور الزامات لگائے، سپاہیوں نے اُسے کوڑے لگائے اور اُس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا، اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اُسے طمانچے مارے اور اُس کے منہ پر تھوکا، ہجوم نے اس بیمار قیدی کو مصلوب کرنے کے لیے شور مچایا، پیلاطوس نے اکٹھے ہوتے ہوئے کہا کہ وہ ایک خلافِ معمول شخص کی عدالت کر رہا تھا۔

یہودی اپنی عدالتوں میں پہلے ہی اُسے سزا کا حکم سُنا چکے تھے، اور اب وہ اُسے سزائے موت کے لیے سول حکومت کے سامنے لائے تھے۔ نہ ہی نرمی سے کی گئی تکمیل نے اُنہیں مطمئن کرنا تھا۔ اُنہوں نے اُسے کوڑے لگتے ہوئے دیکھا تھا اور اب بھی وہ سنگین سزا کا تقاضا کر رہے تھے۔ ''اُسے صلیب دے!'' بے انصافی کے الزامات کی مکمل گواہی، جیسے کہ صلیب کے دکھوں کی مکمل آگاہی جو اُس کے سامنے تھے اور کوڑے کا ڈنک جس کا اُس نے تجربہ کیا، یسوع کو ''ذبح کیے جانے والے برے کے طور پر لایا گیا، اور اُس بھیڑ کی مانند جو اپنے بال کُترنے والوں کے سامنے لائی جاتی ہے، اسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا'' (یسعیاہ 53:7)۔

پیلاطوس جانتا تھا کہ الزامات جو اُس پر لگائے گئے غیر منصفانہ تھے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اُسے فقیہوں اور فریسیوں کے غیر موزوں حسد کے ساتھ وہاں لائے تھے۔ قیدی کی ناموری کو سُنتے ہوئے کہ وہ نیک کام کر رہا ہے، بیماروں کو شفا، کوڑھیوں کو پاک صاف کر رہا ہے، پیلاطوس جانتا تھا کہ عام لوگ یسوع کو خوشی سے سُنتے ہیں۔ اور عدالت میں یسوع کو لانے کی حرمت سے، پیلاطوس جانتا تھا کہ وہ ایک صاحبِ اختیار شخص کی عدالت کر رہا تھا، لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ شخص کتنا خلافِ معمول تھا۔

مثال کے طور پر، وہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کا تعلق ظاہری طور پر ان غیر واضح گلیلیوں کے ساتھ کیسا تھا جنہوں نے اُسے دیگر رومی حکمرانوں سے بڑھ کر مشہور بنانا تھا، اُس سے زیادہ بالادستی رکھنے والوں سے زیادہ مشہور رہنا تھا، خود بادشاہ سے بڑھ کر مشہور رہنا تھا، درحقیقت یہ کہ اُس کے نام کو آنے والے زمانوں میں ہزاروں بےشمار لوگوں کے لبوں پر ہونا تھا جیسے ہفتہ بہ ہفتہ وہ دہراتے ہیں، ''کنواری مریم سے پیدا ہوا، اور پنطوس پیلاطوس کے عہد میں دُکھ اُٹھایا۔''

پیلاطوس بہت سنجیدہ نہ ہونے یا مفسدانہ طور پر جانتا تھا کہ اس شخص نے یہودیوں کا بادشاہ بننے کے بارے کچھ کہا تھا، لیکن وہ اس اصل سچائی کو نہیں جانتا تھا کہ وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدا تھا۔ اُس نے شاید یہ اندازہ لگایا کہ ناصرت کا یہ ترکھان میز یا کُرسی بنا سکتا تھا، لیکن یہ کبھی اُس کے ذہن میں نہ آیا کہ، ''اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں، آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا ان دیکھی، تخت ہو یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات، سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں'' (کلسیوں 1:16)۔

پیلاطوس جانتا تھا کہ منصف کے طور پر اُس کے پاس یسوع کو صلیب کے دکھوں سے بچانے کی طاقت تھی، لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یسوع، قیدی، کے پاس اُسے جہنم کے تمام دُکھوں سے ہمیشہ کے لیے بچانے کی طاقت تھی۔ بیشک، وہ جانتا تھا، اور وہ اس پر اترایا، کہ اُس کے پاس یسوع کو چھوڑنے یا مصلوب کرنے کا اختیار تھا، لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ یسوع کے خلاف اُس کے پاس کچھ طاقت یا اختیار نہیں تھا سوائے اُس کے جو اُسے اوپر سے دیا گیا تھا، وہ نہیں جانتا تھا کہ کوئی بھی شخص یسوع کی زندگی کو اُس سے لے نہیں سکتا، لیکن مسیح اسے ختم کر سکتا اور دوبارہ حاصل کر سکتا تھا۔ پیلاطوس نہیں جانتا تھا کہ یسوع ہی تھا جس نے اُسے اختیار دیا تھا جس پر وہ فخر کر رہا تھا۔

پیلاطوس جانتا تھا، کیسے وہ یہ جان نہیں سکتا تھا کہ اگر وہ اس آدمی کو جانے دیتا، تو یہ چیختا ہوا یہودی ہجوم محل کے دروازوں کو توڑ دے گا، سپاہیوں کو کچل دے گا، اور پیلاطوس کے لیے مخالفت زیادہ سے زیادہ ہوناتھی، لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کے پاس یہ موقع تھا جو ہزاروں مسیحیوں کو بتا تھا ہزاروں موتوں کو واقع

ہونا تھا، وہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کے پاس پہلا مسیحی شہید ہونے کا موقع تھا۔

استفنس، جسے خدا نے یہ امتیاز بخشا تھا، اور رسول، جنہوں نے ماسوائے ایک کے اپنے ایمان کے لیے سنگین موت کو برداشت کیا، موزوں طور پر شہادت پر پھولوں کی سجاوٹ سے باز رہتے ہوئے۔ لیکن تاہم مقام رسولی مواد اُن وفادار مسیحیوں کے رویے کو واضح طور پر عیاں کرتا ہے جنہوں نے خدا کو جلال دینے اور انجیل کو فروغ دینے کے لیے ایذا رسانیوں کا سامنا کیا۔

تقریباً سن 108 میں، اگنیشیس کو مسیحی ہونے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا اور تختہ دار پر لٹکانے کے لیے روم لیجایا گیا۔ روم کی جانب اپنے سفر پر، علاقائی کلیسیاوں میں سے جن سے گزرا تھا سفیر آئے تا کہ وہ اپنا احترام اُسے دیں۔ یہاں بیسویں صدی کا ایک کالج کا طالب علم تھا جو تاریخی پہلو میں جدت کی کمی کے ساتھ آیا تھا، جسے گواہی کے شک کی طرف جھکنا تھا، کیونکہ، اگر وہ سادگی سے دلیل پیش کرتا، اگر اگنیشیس کو مسیحی ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا تو اُس سے ملاقات کرنے والوں کو بھی گرفتار کرنے اور موت کے خطرے کو مول لینا تھا۔ جدید طالب علم، سچی مسیحیت سے بے بہرہ، جس نے سوچا کہ کوئی بھی خواہاں طور پر اس خطرے میں نہیں پڑے گا۔ لیکن ان عالی ظرف فوجی جوانوں اور لڑکوں نے، بیاہی عورت اور لونڈی نے ڈر، اندیشہ اور درد کے ساتھ آسمان کی عمودی ڈھلوان کی طرف اوپر چڑھے، اور مردِ آزاد کے سنگی ہتھیار کو چمکاتے ہوئے، شیروں کے بالوں کو چمکانے کے ساتھ بڑے احترام کو ذہن میں رکھا۔ تاہم، اگنیشیس، شاید رہائی پانے کی کوشش سے ڈرتے ہوئے، مزید رومیوں کو لکھتا ہے:

میں خدا کے لیے خواہشمندانہ طور پر مر رہا ہوں، اگر آپ اسے نہیں روکتے۔ میں آپ کی منت کرتا ہوں، میرے لیے نامعقول مہربان مت بنیئے۔ مجھے حیوانوں سے کھائے جانے کو برداشت کرنے دیں، جن کے وسیلہ میں خدا حاصل کر سکتا ہوں۔ میں خدا کا گیہوں ہوں، اور میں جنگلی جنوروں کے دانتوں تلے مسلا جاتا ہوں تا کہ میں مسیح کی خالص روٹی بننے کو پا سکوں۔۔۔ میں اُن حیوانوں کے انتظار میں ہوں جو میرے لیے تیار ہیں، اور میں دعا کرتا ہوں کہ یہ میرے لیے آمادہ پائے جائیں۔ میں اُن کو یہاں تک ورغلاوں گا کہ وہ مجھے نگل جائیں۔۔۔ مجھ پر آگ اور صلیب آنے دیں اور اُن جنگلی حیوانوں کی کوششیں، کاٹنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے دیں۔۔۔ ابلیس کی ظالم ایذا، ہوسکتا ہے کہ میں لیکن یسوع مسیح کو حاصل کروں۔

تقریباً پچاس سال بعد، پولی کراپ، باقی بچنے والا واحد شخص جسے نے رسولوں کو دیکھا تھا، اُس نے ایسے ہی شادمانی کے ساتھ ایسے مقدر کو برداشت کیا۔ جب ایسا کہا گیا، "مالک قیصر"، اور اُس کی زندگی بچائی گئی، اُس نے انکار کر دیا۔ جب مسیحیوں نے ان جھوٹے دیوتاوں کو رد کیا اور اُنہیں خدا کو نہ ماننے والے (کافر) قیاس کیا جاتا تھا، عہدہ دار افسر نے پولی کراپ کو ایسا کہنے کے لیے کہا کہ، "کافروں کے ساتھ دور چلے جاو۔" یہاں اُس کی تفصیل ہے جو اُس وقت رونما ہوا:

پولی کراپ نے، سخت خدوخال کے ساتھ، اس میدانِ جنگ میں خلاف قانون مشرکین کے ہجوم پر نظر کی، اور اُن پر اپنا ہاتھ ہلایا، وہ کراہا اور آسمان کی طرف دیکھا اور کہا، خدا کو نہ ماننے والوں دور چلے جاو۔" لیکن جب صوبہ کے حاکم نے اُسے دبایا اور کہا، "یہ حلف اُٹھا اور میں تجھے جانے دونگا، مسیح کو بُرا بھلا کہہ،" پولی کراپ نے کہا، "چھیاسی سالوں سے میں اُس کا خادم رہا ہوں، اور اُس نے میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا، تو میں کیسے اپنے بادشاہ کے خلاف کفر بول سکتا ہوں جس نے مجھے بچایا؟"

اور جیسے ہی اُنہوں نے آگ جلائی، اُس نے دعا کی، "میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے یہ دن اور یہ گھڑی بخشی، جسے میں شہیدوں کے درمیان، تیرے مسیح کے پیالے میں بانٹ سکوں، ہمیشہ کی زندگی کی قیامت کے لیے جو غیر فانی روح القدس میں دونوں روح اور بدن کے لیے ہو۔"

یسوع کی پہچان نہ کرتے ہوئے اُس سچائی کے لیے جس میں وہ تھا، اور پہلا مسیحی شہید ہونے کے موقع کے لیے اندھے، پیلاطوس نے اس موقع کے گزر جانے دینے کی اجازت دی۔ اُس کی نظروں میں، اس شخص کی عدالت کرنا اُس کے روزمرہ کے کاموں کا حصہ تھا، اور وہ اس پُر معنی چیز کو جو رونما ہو رہی تھی گرفت میں کرنے میں ناکام رہا۔

فلاڈلفیہ میں، یہاں بے انتہا بادبان ہے جو بیس فٹ چوڑا اور تیرہ فٹ اونچا ہے، جس پر اعلیٰ درجے کا ماہرِ فنون نے زندہ دلی اور مہارت کے ساتھ اس منظر کو بیان کیا۔ کیفا، اپنے رتبے اور طاقت سے باخبر، گورنر سے خطاب کر رہا ہے، جو اونچی نشست پر بیٹھا ہے، جس کی پشت دیوار کی طرف ہے، وہ کاتب، خودپسند اور مغرور تھا، جو عدالتی نشست کے قریب تھا تقریباً کیفا کے پھیلائے ہوئے بازو کے نیچے، جہاں شاندار، دولتمند اور گستاخ فریسی آرام پاتے ہیں، کونے میں قدم بوسی کرتے ہوئے، تین کاہن سرگرمی سے اُن کے مابین ہونے والے معاملے پر بات چیت کرتے ہیں، ہجوم میں، جس کی کسی طرح رومن سپاہی کی جانب سے جانچ کی گئی، جو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے دانت نکال رہے تھے جو پُر تجسس طور پر اُس کے چہرے کو گھور رہے تھے، ایک دلیر شریف آدمی کو دیکھنے کے لیے جس کے لیے وہ اُن کے کندھوں پر اور سروں پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے اُس کے سامنے تا کہ وہ کیفا کی الزام والی تقریر میں اُس کی مدد کر سکیں، اور براہ راست عمل کی حمایت کریں، جو تاخیر کرنے میں بے صبر تھے، جو کھلے بازوں ہلاتے تھے، اپنے منہ اور پھیپھڑے کھولتے تھے، اور چلاتے تھے، ''اُسے صلیب دے!''

یسوع مرکز سے ہٹ کر کھڑا ہے۔ اُس کا یہی آرام ہجوم کے تکرار سے فرق ہے۔ اُس کی تمام عظمت نے یہاں تک کہ کیفا کے تھوڑے سے کھڑ کھڑانے والے دماغ کو ظاہر کیا۔ لیکن وہ ان حالات سے بے پرواہ دکھائی دیتا ہے اور ایسے آگے بڑھتا ہے جیسے اُس کی نظر رومی مسندِ عدالت سے سراسر بالاتر ہے اُس مضطرب تصور کے لیے جو خدا کے ابدی فرمان کے لیے تھی۔

اور اس بڑے عدالتی تخت پر رومی پیلاطوس بیٹھتا ہے، جو شاہی حاکم ہے، جو سرکاری گورنر ہے، وہ پریشان، الجھن کا شکار، اور تذبذب کے بوجھ تلے تھا۔ بالکل چند اندھی، بدھی روحوں کی مانند جو اس بادبان کو دیکھتی ہیں، رنگ کو دیکھتی ہیں لیکن تصویر کو نہیں، ایسے ہی، پیلاطوس، خدا کے شہکار کے لیے اندھا ہے، اُس نے قیدی کو دیکھا لیکن شخصیت کو نہیں۔ انسانی فنون لطیفہ کا ماہر منکسی، نے اپنی پینٹنگ کو 'مسیح پیلاطوس کے سامنے' کہا، لیکن کوئی احترام کے ساتھ تصور کر سکتا ہے کہ خدا نے اصل منظر 'پیلاطوس مسیح کے سامنے' کو کہا۔ کیونکہ، جیسے یسوع پیلاطوس کی حضوری میں کھڑا تھا، پیلاطوس خدا کی حضوری میں بیٹھا تھا۔

اور، اگرچہ اُس نے کوشش کی، وہ قطعی عدالت سے بچ نہ سکا، ایک اور پھر دوسری بار اُس نے کوشش کی، وہ یہودیوں کے احتجاج سے نہ بچ سکا، ''جب اُس نے کہا کہ ''میں اس میں کچھ قصور نہیں پاتا۔''

حال ہی میں، دوسرے لوگ بھی پیلاطوس کی مانند اندھے اور کم چشم پوشی کے ساتھ، اُنہوں نے پیلاطوس کی نرم دلی کو دہرایا۔ ایک صدی پہلے نمایاں مثالوں کا انتخاب کرنے کے لیے، عظیم ولیم۔ ای۔ چیننگ نے کہا، ''میں میں عزت کے ساتھ اُس (یسوع) کا تصور کرتا ہوں جب میں اوپر کی طرف خدا کو دیکھتا ہوں۔''

ڈیوڈ سٹیرس نے اقرار کیا کہ، ''وہ مذہبی درجہ منزلت کے ساتھ نمائندگی کرتا ہے، اُس بلند مقام سے بالاتر جہاں انسانیت نہیں جاسکتی۔'' اور ارنسٹ رینان قبول کرتا ہے کہ ''مستقبل کی کچھ بھی حیرانیاں نوں، اس یسوع سے کوئی سبقت نہیں لے جائے گا، اسے بڑھ کر کوئی نہیں جو انسانوں کے بچوں کے درمیان پیدا ہوا۔''

کیا سچا مسیحی اس سے شادمان ہوتا ہے جب وہ تعریف کے ان الفاظ کو سُنتا ہے؟ یقین کرنے کے لیے، پیلاطوس کی جانب سے یہ خراجِ عقیدت، پچھلی صدی کے لبرلز کی جانب سے، اور اس صدی کے انتہاپسندوں کی جانب سے عقیدت کے لیے، جو اس خلافِ معمول شخصیت کے لیے گواہی دیتے ہیں۔ لیکن اس کا ڈر ہے کہ یسوع کی یہ تعریف ہے لیکن اُس سے اُس کی فضیلت والے فضل کو زبردستی لینے کی صورت ہے، جو وہ کہتے ہیں وہ شاندار لگتا ہے، لیکن اُن کی خاموشی شیطانی ہے۔ وہ اُس میں کچھ قصور نہیں پاتے، نا ہی وہ بدنی طور پر خدائی کی بھرپوری کو پاتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ کہتے ہیں، منطق کی وہی بے ادبی کے ساتھ کہ، ''اُسے صلیب دے، کیونکہ میں اُس میں کوئی قصور نہیں پاتا۔''

ہم بھی، یسوع مسیح کا نام سُنتے ہوئے، خدا کے سامنے روبرو لائے جاتے ہیں، اور ہم بھی، یقیناً ایسا کہتے ہیں، ”میں اُس میں کوئی قصور نہیں پاتا“، لیکن آئیں اسے فرق طریقے اور فرق دلیل کے ساتھ کہتے ہیں۔ آئیں اسے اس طرح کہتے ہیں، کسی چیز کی غیر معمولی غیر واضح طور پر پہچان کے ساتھ نہیں، بلکہ شخصیت کی مکمل سمجھ کے ساتھ۔ اُس کی کامل فرمانبرداری اور کامل راستبازی کا قیاس کیجیے۔ اُس کے چھٹکارے کے مقصد پر خدا باپ کے لیے دل پذیر قُربانی کے وسیلہ اُس کے اس مقصد پر عکس ڈالیے۔ الٰہی بھید اور انسانی فطرت کو ایک الٰہی شخصیت میں غیر مطابقت اور چولی دامن کو یکجا کرتے ہوئے اس کا تصور کیجیے۔ اُس پر ایمان رکھیے، اُس پر بھروسہ رکھیے، اُسے خداوند کے طور پر قبول کیجیے اور خدائی انسان کی ناقابلِ ستائش شخصیت کی عبادت کیجیے۔

اے میرے خداوند، میرے مالک، تیرے ناقابلِ پرستش قدموں پر،
میں تیرے جھکنے کو دیکھتا ہوں کہ تُو رنج کے بوجھ تلے ہے
مجھ گنہگار کے لیے، تیری زندگی اور خون انڈیلا جاتا ہے،
تیرے لیے، میرے نجات دہندہ، میرے تھوڑے سے آنسو بہیں گے،
اے میرے خداوند، میرے نجات دہندہ، جب میں تیری ماندگی کو دیکھتا ہوں،
تیرے سر پر کانٹوں کے تاج کو زور سے دبایا گیا،
کیا مجھے خوشی سے رہنا چاہیے یا اس برداشت کو کم کرنا چاہیے،
جو کوئی بھی میرا مطالبہ ہے وہ دکھ یا حقات ہو سکتا ہے؟
تیری محبت کی قُربانی! تیری جانکنی کی شفا!
بچانے والی موت!، زخم جن کا میں ادب کرتا ہوں!
شرم بہت عظیم الشان! مسیح تیرے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہوئے،
میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھ

(”اے میرے خداوند، اے میرے مالک، تیرے ناقابلِ پرستش قدموں پر“، جیکولیس بریڈن ترجمہ کردہ منجانب تھامس ہیلسن پوپک، 1887)۔